QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی شرعی حیثیت: منتخب تفاسیر احکام القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ

The Islamic Legal Status of Medicines Containing Impure (Najis) Ingredients: An Analytical & Comparative Study in the Light of Selected Juristic Exegeses of the Holy Qur'an (Tafāsīr Aḥkām al-Qurʾān)

M Akram ul haque
Govt Graduate College Gulberg, Lahore: Lecturer, Department of Islamic Studies. Email: ikram654ulhaq@gmail.com
Dr. Hafiz Muhammad Arshad Iqbal
Assistant Professor, Faculty of Arabic & Islamic Studies ,Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: arshad.iqbal@aiou.edu.pk

This research paper examines the Shariah status of the use of impure and forbidden ingredients in modern pharmaceuticals. This research is based on the principles of the Qur'an's prohibition and has been argued by selected exegesis of the Ahkam al-Qur'an. The paper attempts to provide a solution to this complex problem by adopting exegetical, jurisprudential, comparative and analytical research. Key topics of research include the importance of treatment in Islam, the concept of impurity, and the Shariah rules for the use of medicines. The main point of the paper is the application of two important jurisprudential rules–Transformation/Metamorphosis (i.e. the complete change in the nature of the impure substance) and Necessity/Compulsion (permission to use haram in a state of severe compulsion) – to modern pharmaceutical products. In this study, a comparative analysis of the opinions of the Hanafi, Maliki, Shafi'i and Hanbali schools of jurisprudence has been presented and it has been made clear that although the use of medicines containing impure ingredients is forbidden under normal circumstances, in the case of metabolism, when the impure ingredient loses its original nature and is transformed into a new and pure substance, its use becomes permissible. Similarly, when there is a serious threat to the life or health of a patient and there is no halal alternative medicine available, there is a provision for the use of such medicine as required under the Emergency Rule. The paper also presents practical recommendations in the light of the fatwas of the international jurisprudential academies, emphasizing the establishment of international standards for the certification of halal medicines, encouraging pharmaceutical companies to develop halal alternatives, and discharging their

responsibilities to Muslim patients and doctors in this regard. The essence of the research is that the principles of Islamic Shariah have the potential to address modern medical challenges, provided they are applied in depth and with insight.

Keywords: Islamic Medical Ethics, Halal Pharmaceuticals, Impurity (Najāsah) in Shariah, Istihālah (Transformation), Principle of Necessity (Ḍarūrah), Comparative Fiqh

1. تحقیق کا تعارف اور پس منظر

1.1. تحقیق کا پس منظر اور بیانِ مسئلہ

اسلام نے صحت و علاج کو بہت اہمیت دی ہے اور اس کے بارے میں تعلیمات فراہم کی ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔"تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ لَهُ شِفَاءً (أَوْ دَوَاءً) إِلاَّ دَاءً وَاحِدًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ۔" ”اے اللہ کے بندوں! علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے[1]، اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت علاج کی ترغیب دیتی ہے اور اس کے مصالح کا خیال رکھتی ہے۔

دواسازی کی جدید صنعت نے انسانی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے تاہم اس میں بسا اوقات نجس اجزاء کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے یا اس کا متبادل موجود ہوتا ہے لیکن دوا بنانے والی کمپنی حرام اجزاء استعمال کرتی ہے، مثلاً مردار اور خنزیر سے حاصل شدہ جیلیٹن کا کیپسولز میں استعمال اور الکحل کا سالوینٹ کے طور پر مختلف اشیاء میں استعمال اور بہت سی ویکسینز اور سیرمز میں نجس اور حرام اجزاء کا استعمال ہوتا ہے۔ نجس اشیاء کا ادویہ میں استعمال مسلمانوں کے لیے مسائل پیدا کرتا ہے کیونکہ نجاست کے استعمال کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔ اب اگر ایسی ادویہ کا کوئی جائز متبادل موجود نہ ہو اور خاص اس دواء کا استعمال ناگزیر ہو تو اس صورت کا حکم جاننے کے لیے ضرورت، اضطرار اور استحالہ کے قواعد کا سمجھنا بہت اہم ہے۔

1.2. قرآنی اساس اور شفاء کا تصور:

قرآنِ مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ" اپنا پاؤں (زمین پر) مارو، یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کے لیے"[2] مفسرین کرام اس آیت کی تشریح میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور انہیں ایک چشمے کے پانی کے ذریعے شفا عطا کی[3]۔ اس پانی سے غسل کرنے اور اسے پینے سے ان کی ظاہری اور باطنی بیماریاں دور ہو گئیں[4] نیز سورت النحل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ[5] ” ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹوں سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے“ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماریوں سے شفاء کے لیے مادی اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔

2. مسئلہ کی نوعیت اور تحقیق کا دائرہ کار

2.1. مقصدِ تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی مقصد عصرِ حاضر کی ادویات میں نجس اجزاء کے استعمال کا منتخب تفاسیر احکام القرآن کی روشنی میں تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کرنا ہے تاکہ جدید ادویاتی مصنوعات میں نجاست کے استعمال کے احکام کا تعین کیا جا سکے کہ عام حالات میں اور ضرورت

ومجبوری کے حالات میں ان نجس اجزاء پر مشتمل ادویہ کا استعمال کس حد تک جائز ہے۔

2.2. منہج تحقیق

اس تحقیق میں تفسیری، فقہی، تقابلی اور تجزیاتی منہج اختیار کیا جائے گا۔ تفاسیر احکام القرآن سے براہ راست مختلف فقہی مذاہب کی آراء کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔ جدید سائنسی معلومات کی روشنی میں ادویاتی اجزاء کا تجزیہ کیا جائے گا تاکہ موجودہ مسائل کا تحقیقی حکم معلوم کیا جاسکے، یہ تحقیق عصر حاضر میں نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی حلت و حرمت کے مسائل کو حل کرنے میں معاون ہو گی۔

3. نجاست اور طہارت کا شرعی مفہوم

نجاست لغوی اعتبار سے گندگی، پلیدی، اور ناپاکی کو کہتے ہیں۔ اصطلاحی طور پر یہ ہر اس شے کو کہا جاتا ہے جس سے شرعاً نفرت کی جائے اور جسے شریعت نے پاک کرنے کا حکم دیا ہو۔ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے نجاست کی دو بڑی اقسام بیان کی ہیں: نجاستِ حکمیہ (جو بظاہر نظر نہ آئے مگر شریعت نے اسے ناپاک قرار دیا ہو، جیسے بے وضو ہونا) اور نجاستِ حقیقیہ (جو بظاہر محسوس ہو، جیسے خون، پیشاب، پاخانہ، خنزیر کا گوشت، مردار کا گوشت وغیرہ)۔[6]

3.1. ادویہ کے استعمال کے شرعی اصول وضوابط

اسلام نے علاج معالجے کے لیے کچھ بنیادی اصول وضوابط بھی مقرر کیے ہیں، جن میں سب سے اہم دوا کا حلال اور پاک ہونا ہے۔

3.1.1. **حلال اور پاکیزہ اشیاء کا استعمال:** علاج کے لیے استعمال ہونے والی ادویات کا بذات خود حلال اور پاک ہونا ضروری ہے۔[7]

3.1.2. **اضطرار کی صورت میں اصول:** شریعت اسلامیہ میں انسانی جان کی حفاظت کو اولین ترجیح دی ہے۔ اگر کسی بیماری کا علاج حلال اور پاکیزہ اشیاء سے ممکن نہ ہو اور مریض کی جان بچانے کے لیے کسی نجس یا حرام چیز کا استعمال ناگزیر ہو جائے، تو "اضطرار "(مجبوری) کی حالت میں بقدرِ ضرورت اس کے استعمال کی گنجائش ہے[8]۔

3.2. نصوصِ شرعیہ سے نجاست کے استعمال کی حرمت کا ثبوت

قرآن وسنت میں نجس اور حرام اشیاء سے اجتناب کے واضح احکام موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ "اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو"[9] اور اس سے اگلی آیتِ مبارکہ میں ہے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ "اس نے تو تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور حرام کیے ہیں جن پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو[10]" یہ آیت حرمتِ نجاست کا بنیادی ماخذ ہے۔ علامہ جصاص رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں فرماتے ہیں کہ آیت "انما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير" نجاست کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور ہر اس چیز کو حرام قرار دیتی ہے جس میں یہ اجزاء شامل ہوں[11]۔

4. فقہی قواعد کلیہ کا ادویات کے باب میں اطلاق

ادویات میں نجاست کے مسائل کے حل کے لیے چند فقہی قواعد کلیہ نہایت اہم ہیں:

4.1. " الضرورات تبیح المحظورات" (ضروریات ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں)

اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ شدید مجبوری اور بہت ضرورت کے حالات میں ممنوعہ اشیاء کے استعمال کی شریعت میں اجازت ہے، اس قاعدے کی بنیاد قرآن و سنت اور مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تفاسیر میں ملتی ہے، سورۃ البقرہ میں مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[12]

علامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو کھانے کی شدید ضرورت لاحق ہو جائے اور مردار کے علاوہ کوئی اور چیز دستیاب نہ ہو، تو اسے اس حد تک کھانے کی اجازت ہے جس سے وہ ہلاکت سے بچ سکے۔[13]

4.2. قاعدے کا اطلاق اور شرائط:

قرآن و سنت کی نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ اس صورت حال میں لاگو ہو گا جب:

4.2.1. **اشد ضرورت پائی جائے:** ایسی صورت حال پیش آ جائے جہاں نجس اور حرام اجزاء پر مشتمل میڈیسن استعمال کیے بغیر جان جانے کا یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یا سخت جسمانی نقصان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔

4.2.2. **حلال میڈیسن دستیاب نا ہو:** اگر حلال میڈیسن موجود ہو تو نجس اجزاء پر مشتمل دوائی کا استعمال جائز نہیں ہے۔

4.2.3. **استعمال بقدرِ ضرورت ہو:** ممنوعہ چیز کا استعمال صرف اس حد تک کیا جائے جس سے ضرورت پوری ہو جائے، حد سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔(آیت میں "غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ" سے واضح ہے)

4.2.4. **جان بچانا مقصود ہو:** یہ قاعدہ بیماری کے ایسے حالات میں نافذ ہو گا جب بنیادی مقصد جان بچانا یا شدید نقصان سے محفوظ رہنا ہو۔

4.3. "درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح" (مفاسد کو دور کرنا مصالح کو حاصل کرنے سے مقدم ہے)

یہ قاعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر کسی عمل میں فائدہ اور نقصان دونوں پہلو ہوں، اور نقصان زیادہ ہو، تو اس نقصان کو دور کرنا زیادہ اہم ہے، چاہے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے۔ دوا کے باب میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دوا میں نجس اجزاء شامل ہوں اور اس کا استعمال بڑے نقصان (جیسے بیماری کا بڑھنا یا موت) سے بچاتا ہو، تو اس دوا کے استعمال کی گنجائش ہو گی۔

4.4. "اخف المفسدتین" (دو برائیوں میں سے ہلکی برائی کو اختیار کرنا)

جب دو مفاسد میں سے ایک کا انتخاب ناگزیر ہو جائے، تو اس برائی کو اختیار کیا جاتا ہے جو نسبتاً کم ہو۔ دواؤں میں نجاست کے مسئلے میں یہ قاعدہ اس وقت کار آمد ہوتا ہے جب نجس دوا کے استعمال اور علاج نہ کرانے، دونوں صورتوں میں نقصان ہو، تو وہ صورت

اختیار کی جائے جس میں نقصان کم ہو۔علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ضرورت کے وقت حرام کا استعمال صرف اس حد تک جائز ہے جس سے جان بچ سکے[14]۔

4.5 ۔دواؤں میں نجس اجزاء کے استعمال پر فقہی مذاہب کے مواقف

فقہی مذاہب میں دواؤں میں نجس اجزاء کے استعمال پر مختلف آراء پائی جاتی ہیں، جو بنیادی طور پر استحالہ اور اضطرار کے قواعد پر مبنی ہیں۔

4.5.1 **حنفیہ :** احناف کا عمومی رجحان استحالہ کو تسلیم کرنے کا ہے۔ان کے نزدیک اگر کوئی نجس شے اپنی ماہیت تبدیل کر کے کسی دوسری شے میں تبدیل ہو جائے، تو وہ پاک ہو جاتی ہے، جیسے شراب کا سرکہ بن جانا۔دواؤں میں بھی اگر نجس اجزاء کی ماہیت مکمل طور پر تبدیل ہو جائے تو وہ پاک سمجھے جائیں گے۔[15]۔اضطرار کی صورت میں حنفی فقہ میں علاج بالنجاست کی گنجائش موجود ہے بشرطیکہ کوئی حلال متبادل دستیاب نہ ہو۔[16]

4.5.2 **مالکیہ:** مالکیہ بھی ضرورت اور اضطرار کے تحت نجس دواؤں کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں، لیکن ان کا رجحان استحالہ کے معاملے میں نسبتاً زیادہ محتاط ہے۔تاہم، اگر کسی دوا میں نجاست اتنی کم مقدار میں ہو کہ وہ استہلاک سے ختم ہو جائے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو اس کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔علامہ ابن العربی نے اضطرار کی صورت میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے، جس سے علاج بالنجاست پر بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔[17]

4.5.3 **شوافع:** شافعی فقہ میں علاج بالنجاست کو عام طور پر حرام قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ان کے نزدیک اضطرار کی حالت میں صرف جان بچانے کی حد تک مردار کھانے کی اجازت ہے، تاہم اگر نجس چیز دوا میں استہلاک سے ختم ہو جائے اور اس کی کوئی ماہیت باقی نہ رہے، تو اس کے استعمال کی گنجائش موجود ہو سکتی ہے۔[18]

4.5.4 **حنابلہ:** حنابلہ کا موقف بھی شافعیہ سے ملتا جلتا ہے۔ان کے نزدیک نجس چیزوں سے علاج جائز نہیں۔تاہم، شدید اضطرار کی صورت میں، جب جان بچانے کے لیے کوئی اور چارہ نہ ہو، تو نجس چیز کے استعمال کی اجازت دی ہے۔[19]

مسالک اربعہ کا یہ اجمالی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ اضطرار اور استحالہ وہ بنیادی اصول ہیں جن کی بنیاد پر ادویات میں نجس اجزاء کے استعمال کا شرعی حکم طے کیا جاتا ہے۔

5 ۔استحالہ (تبدیلی ماہیت) کا اصول اور ادویاتی مصنوعات

استحالہ ایک اہم فقہی تصور ہے جس میں نجس اشیاء کے پاک ہونے کی بحث ہوتی ہے۔یہ تصور جدید دواسازی کے تناظر میں خاص اہمیت کا حامل ہے، جہاں نجس یا حرام اجزاء کو کیمیائی تبدیلیوں کے ذریعے دیگر اجزاء میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

5.1. استحالہ کا فقہی تعارف: "تبدلِ ماہیت" یا "تبدلِ عین" کا مفہوم

استحالہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کی حالت، شکل یا ماہیت کا تبدیل ہو جانا، فقہی اصطلاح میں استحالہ سے مراد یہ ہے کہ کسی نجس یا حرام شے کی اصل ماہیت یا عین بدل کر ایک نئی شے کی صورت اختیار کر لے، جس کے بعد وہ نجس یا حرام نا رہے ، یہ تبدیلی اتنی بنیادی ہو کہ اس کی پہلی صورت ختم ہو جائے اور اس پر نیا نام اور نیا حکم لاگو ہو، اسے تبدلِ ماہیت یا تبدلِ عین بھی کہتے ہیں۔

5.2. استحالہ کے فقہی مبانی و دلائل: "النجاسة إذا استحالت زالت" کا قاعدہ

استحالہ کے جواز کے پیچھے کئی دلائل کارفرما ہیں۔ سب سے اہم دلیل یہ قاعدہ ہے: "النجاسة إذا استحالت زالت" (جب نجاست ماہیت تبدیل کر لے تو وہ زائل ہو جاتی ہے)۔

5.2.1. **مثالِ شراب سے سرکہ بننا:** تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب جب خود بخود سرکہ میں تبدیل ہو جائے، تو وہ پاک اور حلال ہو جاتی ہے۔ حالانکہ شراب اپنی اصل میں نجس اور حرام تھی۔[20] یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ماہیت کی تبدیلی سے حکم بدل جاتا ہے۔

5.2.2. **مردار سے نمک بننا یا راکھ بننا:** امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اس کی مثال دی ہے کہ جب مردار جل کر راکھ ہو جائے یا نمک کے ڈھیر میں شامل ہو کر نمک بن جائے تو اس کی اصلیت تبدیل ہو جاتی ہے اور اب اس پر نجاست کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔[21]

5.3. دواؤں میں استحالہ کی عملی صورتیں اور شرعی حکم

دواسازی کی صنعت میں استحالہ کی کئی عملی صورتیں پائی جاتی ہیں:

5.3.1. فارماسیوٹیکل مصنوعات میں حیوانی اجزاء کا استعمال (بشمول جیلیٹن کیپسول)

جیلیٹن اکثر خنزیر یا دیگر حرام جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں سے حاصل ہوتا ہے۔ جیلیٹن کی تیاری کے عمل میں خام مال (ہڈیاں، کھال) کو تیزاب یا الکلی کے ذریعے کیمیائی عمل سے گزارا جاتا ہے، جس سے اس کی پروٹین کی ساخت بنیادی طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ تبدیلی استحالہ کے زمرے میں آتی ہے؟ کئی معاصر فقہی اکیڈمیز اور علماء اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جیلیٹن کا حصول ایک ایسا کیمیائی عمل ہے جس میں خام مال کی اصل ماہیت اس حد تک تبدیل ہو جاتی ہے کہ وہ ایک نئی شے بن جاتا ہے، اس لیے اسے پاک اور حلال قرار دیا جا سکتا ہے۔

5.3.2. کیمیائی ترکیب کے ذریعے نجس مادے سے پاک دوا کی تیاری

جدید کیمسٹری میں بعض اوقات نجس مادوں کو بطور خام مال استعمال کر کے بالکل نئے کیمیائی مرکبات تیار کیے جاتے ہیں جن کی ماہیت اصل مادے سے یکسر مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً، اگر خنزیر کے اجزاء سے کوئی ایسا مرکب تیار کیا جائے جو کیمیائی طور پر اس سے مختلف ہو اور اس میں خنزیر کی کوئی خصوصیت باقی نہ رہے، تو یہ بھی استحالہ کی ایک صورت ہو گی۔

5.3.3. ویکسینز اور سیرم میں خنزیر یا دیگر نجس اجزاء کی موجودگی اور ان کا استحالہ

بعض ویکسینز اور سیرمز کی تیاری کے دوران خنزیر کے خلیوں یا دیگر نجس جانوروں کے اجزاء کو استعمال کیا جاتا ہے، اگر ان نجس اجزاء کی ماہیت مکمل تبدیل ہو جائے تو یہ استحالہ کے تحت پاک ہوں گے۔[22]

5.4. استحالہ کے اثبات میں سائنسی رائے کی اہمیت

استحالہ کے اثبات کے لیے سائنسی رائے کی حجیت ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ علماء کو جدید سائنسدانوں کی اس رائے پر انحصار کرنا پڑتا ہے کہ آیا کسی نجس مادے کی ماہیت مالیکیولر سطح پر اس حد تک تبدیل ہو چکی ہے کہ اسے ایک نئی شے سمجھا جا سکے۔ اگر کیمیائی تجزیے سے یہ ثابت ہو جائے کہ اصل نجس مادے کی کوئی بھی خصوصیت (بشمول اس کی شناخت) موجود نہیں ہے، تو فقہی طور پر استحالہ کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ معاصر فقہی اداروں جیسے اسلامی فقہ اکیڈمی نے جیلیٹن کے معاملے میں سائنسی ماہرین کی رائے کو بنیاد بنایا ہے۔

5.5. منتخب تفاسیر کی روشنی میں استحالہ پر استدلال

اگرچہ قدیم تفاسیر احکام القرآن میں براہ راست جیلیٹن یا ویکسین کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی، تاہم ان میں استحالہ کے بنیادی اصول پر بحث ملتی ہے، جسے معاصر ادویاتی مسائل پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔

5.5.1. **جصاص (احکام القرآن):** علامہ جصاصؒ احناف کے نقطہ نظر کے مطابق استحالہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ شراب کے سرکہ میں تبدیل ہونے کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب کوئی چیز اپنی اصل ماہیت سے بدل جائے تو اس پر نیا حکم لاگو ہوتا ہے۔ ان کی تفسیر اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اگر نجس اجزاء کی ماہیت مکمل طور پر تبدیل ہو جائے تو وہ پاک ہوں گے۔[23]

5.5.2. **ابن العربی (احکام القرآن):** علامہ ابن العربی مالکی نقطہ نظر سے استحالہ پر بحث کرتے ہیں۔ اگرچہ مالکیہ استحالہ کے معاملے میں قدرے محتاط ہیں، لیکن شراب کے سرکہ بننے کے مسئلے میں وہ بھی ماہیت کی تبدیلی کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اضطرار کو بھی ایک اہم قاعدہ قرار دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے صرف پاکیزہ چیزوں کو مباح کیا ہے، لیکن اضطرار کی صورت میں حرام چیزیں بھی حلال ہو جاتی ہیں"[24] اس سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اگر استحالہ نہ ہو سکے، تو اضطرار کے تحت نجس اجزاء والی ادویات جائز ہو سکتی ہیں۔

5.5.3. **قرطبی (الجامع لاحکام القرآن):** علامہ قرطبی بھی مالکی مفسر ہیں، وہ بھی شراب کے سرکہ میں تبدیل ہونے کو استحالہ کی ایک مثال قرار دیتے ہیں اور اس سے پاکیزگی کا حکم اخذ کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر کسی نجس چیز کی عین ہی بدل جائے تو اس پر نجاست کا حکم باقی نہیں رہتا۔[25] ان تفاسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ استحالہ کا اصول اسلامی فقہ میں تسلیم شدہ ہے اور اسے جدید ادویاتی مصنوعات میں نجس اجزاء کے حکم کو سمجھنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

6. جدید دواسازی میں نجس و حرام اجزاء: ماخذ، اشکال اور شرعی حیثیت

جدید دواسازی میں مختلف خام مال یعنی فعال اور غیر فعال اجزاء) استعمال ہوتے ہیں۔ یہ اجزاء قدرتی، مصنوعی یا نیم مصنوعی ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ دوا کی تیاری کے مراحل میں کیمیائی ترکیب، تنقیہ (Purification)، بلینڈنگ اور شکل دینے کے عمل شامل ہوتے ہیں۔

6.1.1. **خام مال:** اس میں (Active Pharmaceutical Ingredients (APIs شامل ہیں جو بیماری پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور Excipients (معاون اجزاء) جو دوا کو شکل، استحکام اور افادیت فراہم کرتے ہیں۔ ان Excipients میں جیلیٹن، الکحل، سٹیر یٹس، فلیورز، اور رنگ شامل ہو سکتے ہیں[26]، جن میں بسا اوقات نجس اجزاء شامل ہوتے ہیں۔

6.1.2. **فارماسیوٹیکل انزائمز:** کچھ ادویات کی تیاری میں انزائمز کا استعمال ہوتا ہے جو اکثر حیوانی یا مائکروبیل ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں[27]، اور اگر یہ انزائمز نجس جانوروں یا غیر حلال شدہ جانوروں کے ہوں تو ان ادویہ کے جواز کی تحقیق ضروری ہے۔

6.1.3. **کیپسول:** ادویات کی ایک بڑی تعداد کیپسول کی شکل میں ہوتی ہے جن کے خول عموماً جیلیٹن سے بنے ہوتے ہیں[28]۔ یہ جیلیٹن خنزیر یا غیر شرعی طور پر ذبح کیے گئے جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں سے حاصل ہوتی ہے۔

6.1.4. **شربت، انجیکشن:** ان میں الکحل کو بطور سالوینٹ یا محافظ استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض انجیکشنز اور ویکسینز کی تیاری میں انسانی یا حیوانی (بشمول نجس جانوروں کے) خلیے یا خون کے اجزاء استعمال ہوتے ہیں۔

6.2. جیلیٹن کیپسول کا مسئلہ: شرعی حکم اور اضطرار

جیلیٹن ایک پروٹین ہے جو کولاجن (Collagen) سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خنزیر (Porcine Gelatin) یا گائے (Bovine Gelatin) کی کھال اور ہڈیوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اگر جیلیٹن خنزیر یا ایسے جانور سے حاصل ہو جسے شرعی طریقے سے ذبح نا کیا گیا ہو، تو اس کا استعمال حرام ہے۔ تاہم اگر کسی بیماری کے لیے خنزیر سے بنے جیلیٹن کیپسول کے علاوہ کوئی دوسرا مؤثر

متبادل موجود نا ہو اور اس دوا کا استعمال جان بچانے یا شدید بیماری سے بچنے کے لیے بہت ناگزیر ہو، تو اسے اضطرار کی بناپر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

6.3. الکحل (ایتھنول) کا استعمال اور فقہی رائے

الکحل (ایتھنول) کئی ادویات میں بطور سالوینٹ (محلل)، محافظ (Preservative) یا ناقل (Carrier) استعمال ہوتی ہے۔ اس کے شرعی حکم کا بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے جہاں شراب یعنی خمر کو "رجس" (ناپاک اور گندا) قرار دیا گیا ہے۔[29]۔ اب کیا ادویات میں استعمال ہونے والی الکحل بھی اسی حکم میں آتی ہے؟ یہ ایک اہم فقہی سوال ہے۔

مفسرین نے "رجس" کی نوعیت پر بحث کی ہے کہ آیا یہ حسی نجاست ہے یا معنوی۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مفسرینِ کرام نے اس آیت کے ذیل میں فقہاء کے مختلف اقوال بیان کیے ہیں۔ جس کے مطابق اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر الکحل کی ماہیت کیمیائی عمل سے بدل چکی ہو (استحالہ)، یا اس کی مقدار اتنی قلیل ہو کہ وہ نشہ آور نہ رہے، یا وہ انگور اور کھجور سے حاصل کردہ خمر نہ ہو، تو دوا میں اس کے استعمال کی گنجائش ہے[30]، البتہ، احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو الکحل سے پاک ادویات کو ترجیح دی جائے۔

6.4. ادویات و پیوند کاری میں انسانی و حیوانی اجزاء کے استعمال کا شرعی حکم

بعض ویکسینز، سیرمز، اور ہارمونز کی تیاری میں انسانی یا حیوانی اجزاء استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

6.4.1. **انسولین:** کچھ اقسام کی انسولین خنزیر یا گائے کے پینکریاس سے حاصل ہوتی ہیں۔ اب جینیٹک انجینئرنگ کے ذریعے انسانی انسولین تیار ہوتی ہے[31]۔

6.4.2. **ہیپارین:** یہ ایک خون کو پتلا کرنے والی دوا ہے جو اکثر خنزیر کی آنتوں سے حاصل ہوتی ہے۔

6.4.3. ویکسینز: بعض ویکسینز کی تیاری میں خنزیر کے خلیے (Porcine cell lines) استعمال ہوتے ہیں[32]۔

6.4.4. انسانی اعضاء کے استعمال پر فقہاء کی مختلف آراء ہیں، لیکن ضرورت کی صورت میں اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے اور نجس جانوروں کے اجزاء کے استعمال پر استحالہ یا اضطرار کے قواعد لاگو ہوتے ہیں۔ علامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ اضطرار کی صورت میں جان بچانے کے لیے حرام چیزوں کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں۔[33]

6.4.5. **خون سے ماخوذ ادویات: پلازما، خون کے فیکٹرز اور دیگر مصنوعات کا علاج میں استعمال**

خون، شرعاً نجس ہے لیکن جدید میڈیسن میں خون سے کئی اہم ادویات جیسے پلازما اور خون کے فیکٹرز تیار کی جاتی ہیں[34] جو جان بچانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ یہاں بھی استحالہ اور اضطرار کے قواعد اہم ہیں۔ اگر خون کے اجزاء کی

ماہیت اس حد تک تبدیل ہو چکی ہو کہ وہ خون نہ رہیں، تو پاک سمجھے جائیں گے۔ ورنہ اگر شدید ضرورت ہو اور کوئی متبادل نہ ہو تو اضطرار کی بنا پر ان کا استعمال جائز ہو گا۔

6.4.6. ادویہ سازی میں خنزیر اور غیر حلال حیوانی اجزاء کا شرعی حکم

بہت سے Excipients (معاون اجزاء) حیوانی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں، جیسے میگنیشیم سٹیریٹ (جو سٹیرک ایسڈ سے بنتا ہے، اور سٹیرک ایسڈ حیوانی چربی سے بھی بنتا ہے)[35]۔ اگر یہ اجزاء غیر حلال طریقے سے ذبح شدہ جانوروں سے حاصل ہوں یا خنزیر کے ہوں، تو ان کا استعمال جائز نہیں ہے اور اگر ان اجزاء کی ماہیت استحالہ کے ذریعے تبدیل ہو چکی ہو، تو وہ پاک ہوں گے ورنہ، اضطرار کی صورت میں ہی ان کا استعمال جائز ہو گا۔

7. اسلامک فقہ اکیڈمی کے فتاویٰ

ادویہ سازی کی صنعت کی ترقی اور ادویاتی مصنوعات میں نجاست کے بڑھتے ہوئے مسائل کے پیش نظر اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس موضوع پر گہرائی سے غور کیا ہے اور اہم فتاویٰ جاری کیے ہیں۔ ان فتاویٰ کی روشنی میں عملی سفارشات مرتب کرنا ضروری ہے تاکہ مسلم مریضوں، ڈاکٹروں، اور دواساز کمپنیوں کو رہنمائی مل سکے۔

7.1. اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ کے فتاویٰ (جیلیٹن، الکحل، انسانی اعضاء)

7.1.1. اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ (**Organization of Islamic Cooperation**): یہ اکیڈمی دنیا بھر کے علماء اور فقہاء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے جدید مسائل پر شرعی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

7.1.2. **جیلیٹن کے متعلق فتاویٰ:** اکیڈمی نے جیلیٹن کے مسئلے پر کئی قراردادیں جاری کی ہیں، جن میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر خنزیر سے حاصل شدہ جیلیٹن کی ماہیت مکمل طور پر تبدیل ہو جائے (استحالہ) تو وہ پاک اور حلال ہو جاتی ہے۔ اگر استحالہ نہ ہو لیکن کوئی حلال متبادل دستیاب نہ ہو اور علاج کے لیے جیلیٹن ناگزیر ہو تو اضطرار کی بنا پر استعمال کی گنجائش ہے۔[36]

7.1.3. **الکحل کے متعلق فتاویٰ:** اکیڈمی نے الکحل کے بارے میں یہ قرار دیا ہے کہ اگر الکحل دوا میں اتنی کم مقدار میں استعمال ہو کہ وہ نشہ آور نہ رہے، اور بطور محلل یا محافظ استعمال ہو تو اس کا استعمال جائز ہے تاہم اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو الکحل پر پاک ادویہ کو ترجیح دیں۔

7.1.4. **انسانی اعضاء سے ماخوذ ادویات اور ویکسینز:** اکیڈمی نے ضرورت اور اضطرار کی صورت میں انسانی اعضاء سے حاصل کردہ ادویات (جیسے ویکسینز) کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے، خاص طور پر جب کوئی متبادل موجود نہ ہو اور بیماری سنگین نوعیت کی ہو۔

7.2. **چیلنجز: حلال ادویات کی سرٹیفیکیشن میں بین الاقوامی معیارات کا فقدان اور مریضوں کے حقوق**

7.2.1. **حلال سرٹیفیکیشن کا فقدان:** ادویاتی مصنوعات میں حلال اجزاء کے استعمال کو یقینی بنانے کے لیے ایک عالمی اور تسلیم شدہ حلال سرٹیفیکیشن نظام کا فقدان ہے۔ مختلف ممالک اور ادارے اپنے اپنے معیارات پر سرٹیفیکیشن کرتے ہیں، جس سے الجھن پیدا ہوتی ہے اور مسلم مریضوں کے لیے صحیح انتخاب کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

7.2.2. **مریضوں کے حقوق:** مسلم مریضوں کو یہ جاننے کا حق ہے کہ ان کی استعمال کردہ ادویات میں کون سے اجزاء شامل ہیں اور کیا وہ شرعی اصولوں کے مطابق حلال ہیں۔ شفافیت کا فقدان مریضوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

7.2.3. **دوا ساز کمپنیوں کی عدم واقفیت:** بہت سی عالمی دوا ساز کمپنیاں اسلامی شرعی اصولوں اور حلال اجزاء کی ضروریات سے واقف نہیں ہیں، جس کی وجہ سے حلال ادویات کی تیاری میں رکاوٹیں آتی ہیں۔

7.2.4. **متبادل کی عدم دستیابی:** بعض اوقات کسی خاص بیماری کے لیے حلال متبادل دوا دستیاب نہیں ہوتی، جس سے مریضوں کو نجس اجزاء والی دوا استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

8. **عملی سفارشات**

8.1. **مسلم مریضوں اور ڈاکٹروں کی ذمہ داریاں (حلال ادویات کی معلومات، دستیاب متبادل کا انتخاب)**

8.1.1. **مریضوں کے لیے:** اپنی ادویات کے اجزاء کے بارے میں معلومات حاصل کریں، اپنے ڈاکٹر سے حلال متبادل کے بارے میں پوچھیں، اور اگر کوئی متبادل دستیاب نہ ہو تو اپنے علاقے کے مستند علماء سے شرعی رہنمائی طلب کریں۔

8.1.2. **ڈاکٹروں کے لیے:** مسلم مریضوں کے مذہبی تحفظات کا احترام کریں، انہیں حلال متبادل ادویات کے بارے میں آگاہ کریں، اور مریض کی رضامندی کے بغیر نجس اجزاء والی دوا تجویز نہ کریں۔ انہیں حلال سرٹیفائیڈ ادویات کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے۔

8.2. دواساز کمپنیوں کی ذمہ داریاں

دواساز کمپنیوں کی نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی شرعی حیثیت سے متعلق ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:

- حلال خام مال اور اجزاء جیسے پودوں یا حلال جانوروں سے حاصل شدہ جیلیٹن کو ادویات کی تیاری میں ترجیح دیں۔
- حلال سرٹیفکیشن کے بین الاقوامی معیارات کو اپنائیں اور اپنی مصنوعات کی حلال سرٹیفکیشن کروائیں۔
- حلال ادویات کے متبادل تیار کرنے کے لیے تحقیق و ترقی (R&D) میں سرمایہ کاری کریں۔
- اپنی مصنوعات کے اجزاء کی مکمل اور شفاف فہرست فراہم کریں تاکہ مریض اور ڈاکٹر آگاہی کے ساتھ فیصلہ کر سکیں۔

8.3. حکومتوں اور ریگولیٹری اتھارٹیز کا کردار

نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی شرعی حیثیت سے متعلق حکومتوں اور ریگولیٹری اتھارٹیز کا کردار یہ ہو سکتا ہے کہ

- حلال ادویات کی پیداوار اور درآمد کو فروغ دینے کے لیے پالیسیاں متعارف کروائیں۔
- حلال سرٹیفکیشن کے لیے مضبوط اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ معیاری نظام قائم کریں۔
- ادویاتی مصنوعات پر اجزاء کی مکمل فہرست اور ان کے حلال سٹیٹس (اگر سرٹیفائیڈ ہوں) کو واضح طور پر ظاہر کرنے کا پابند بنائیں۔
- اسلامی ممالک کو حلال دواسازی کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنی چاہییں۔

8.4. علمائے کرام اور فقہی اداروں کا مؤثر کردار

نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی شرعی حیثیت سے متعلق علمائے کرام کا کردار یہ ہے کہ

- جدید ادویاتی مسائل پر گہرائی سے تحقیق کریں اور مریضوں اور ڈاکٹروں کے لیے واضح اور جامع فتاویٰ جاری کریں۔
- جدید سائنسی ترقی اور فقہی اصولوں کے درمیان ربط قائم کریں تاکہ باخبر فیصلے کیے جاسکیں۔
- مسلم کمیونٹیز میں حلال ادویات کے مسائل کے بارے میں آگاہی پھیلائیں اور درست معلومات فراہم کریں۔
- طبی ماہرین اور سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ عملی حل تلاش کیے جاسکیں۔

8.5. بین الاقوامی تعاون (حلال ادویات کے میدان میں مشترکہ کوششیں)

نجس اجزاء پر مشتمل ادویات کی شرعی حیثیت سے متعلق بین الاقوامی سطح پر تعاون یہ ہو سکتا ہے:

- عالمی سطح پر مختلف اسلامی ممالک اور فقہی اداروں کے درمیان حلال ادویات کے مسائل پر تحقیق اور سرٹیفکیشن کے لیے تعاون کو فروغ دیا جائے۔
- بین الاقوامی تنظیموں کو حلال ادویات کے معیارات اور رہنما اصول وضع کرنے میں شامل کیا جائے تاکہ عالمی سطح پر یکسانیت لائی جاسکے۔
- عالمی سطح پر ایک ڈیٹا بیس تیار کیا جائے جس میں حلال اور حرام ادویاتی اجزاء اور ان کے متبادل کی معلومات موجود ہوں۔

نتائج مضمون

اس مضمون پر تحقیق سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. اسلام میں علاج و معالجہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، اور اس کے لیے طیب اور حلال اشیاء کا استعمال جائز جبکہ خبائث اور نجس اشیاء کے استعمال کی ممانعت ہے۔
2. جدید دواسازی میں جیلیٹن، الکحل، اور انسانی و حیوانی اجزاء کا استعمال مسلم مریضوں کے لیے شرعی مسائل پیدا کرتا ہے۔
3. استحالہ نجس چیز کی ماہیت میں بنیادی تبدیلی کا نام ہے، اس کی بنیاد پر نجس چیز پر پاکی کا حکم لاگو ہوتا ہے۔
4. جب حلال دواء دستیاب نہ ہو اور جان یا صحت کو شدید خطرہ لاحق ہو تو "الضرورات تبیح المحظورات" اور "اخف المفسدتین" کے اصول کے تحت انجس اجزاء پر مشتمل ادویہ کے استعمال کی گنجائش ہے۔

5. فقہی اکیڈمیز نے استحالہ اور اضطرار کے اصولوں کی بنیاد پر کئی فتاویٰ جاری کیے ہیں، جو جیلیٹن اور الکحل جیسی چیزوں کے استعمال کی گنجائش دیتے ہیں۔
6. حدیث کی رو سے علاج بالنجاست کی عمومی ممانعت ہے تاہم مفسرین کرامؒ کے اجتہادی رجحانات کی روشنی میں ضرورت اور شدید مجبوری کے وقت استعمال کی گنجائش ہے۔

Refrences:

1 Muḥammad ibn ʿĪsā al-Tirmidhī, *al-Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Kitāb al-Ṭibb ʿan Rasūl Allāh, Bāb Mā Jāʾa fī al-Dawāʾ wa-l-Ḥathth ʿAlayh. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, ḥadīth no. 2038, pp. 38–42.
2 Ṣād, 38:42.
3 Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1412 AH / 1992, vol. 3, p. 388.
4 Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 1384 AH / 1964, vol. 15, p. 209.
5 al-Naḥl 16:69
6 Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, vol. 6, pp. 85–95.
7 Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, vol. 2, p. 221.
8 Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 1, p. 159.
9 al-Baqarah 2:172
10 al-Baqarah 2:173
11 Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 1, p. 160.
12 al-Baqarah 2:172
13 Abū Bakr Muḥammad ibn ʿAbd Allāh Ibn al-ʿArabī, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d., vol. 1, p. 118.
14 Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad al-Anṣārī al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, vol. 2, p. 229.
15 Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 1, p. 350.
16 Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 1, p. 168.
17 Abū Bakr Muḥammad ibn ʿAbd Allāh Ibn al-ʿArabī, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d., vol. 1, p. 118.
18 ʿAlī ibn Muḥammad ibn ʿAlī al-Ṭabarī Kiyā al-Harāsī, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1403 AH, vol. 1, p. 39.

[19] Mujīr al-Dīn ibn Muḥammad al-ʿAlīmī, *Fatḥ al-Raḥmān fī Tafsīr al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Nawādir, 1430 AH, vol. 1, p. 174.

[20] Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 3, p. 389.

[21] Abū Jaʿfar Aḥmad ibn Muḥammad ibn Salāmah al-Azdī al-Ṭaḥāwī, *Aḥkām al-Qurʾān li-l-Ṭaḥāwī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1411 AH, vol. 2, p. 246.

[22] Islamic Fiqh Academy. Resolution no. 89/8, "Istikhdām al-Jilātīn fī al-Ṣināʿāt al-Dawāʾiyyah wa-l-Ghidhāʾiyyah."

[23] Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, vol. 3, p. 412.

[24] Abū Bakr Muḥammad ibn ʿAbd Allāh Ibn al-ʿArabī, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d., vol. 1, p. 118.

[25] Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, vol. 3, p. 249.

[26] Raymond C. Rowe, Paul J. Sheskey, and Marian E. Quinn, eds., *Handbook of Pharmaceutical Excipients*, 6th ed. (London: Pharmaceutical Press, 2009).

[27] Albert L. Lehninger, David L. Nelson, and Michael M. Cox, *Lehninger Principles of Biochemistry*, 7th ed. (New York: W.H. Freeman, 2017).

[28] Fridrun Podczeck and Brian E. Jones, eds., *Pharmaceutical Capsules*, 2nd ed. (London: Pharmaceutical Press, 2004).

[29] al-Māʾidah 5:90.

[30] Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, vol. 8, p. 53.

[31] Michael Bliss, *The Discovery of Insulin* (Chicago: University of Chicago Press, 2007)

[32] Glyn N. Stacey and John Davis, eds., *Medicines from Animal Cell Culture* (Chichester, West Sussex: John Wiley & Sons, 2007)

[33] Abū Bakr Muḥammad ibn ʿAbd Allāh Ibn al-ʿArabī, *Aḥkām al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d., vol. 1, p. 118.

[34] Christopher D. Hillyer, *Blood Banking and Transfusion Medicine: Basic Principles & Practice*, 2nd ed. (Philadelphia: Elsevier, 2007

[35] Raymond C. Rowe, Paul J. Sheskey, and Marian E. Quinn, eds., *Handbook of Pharmaceutical Excipients*, 6th ed. (London: Pharmaceutical Press, 2009).

[36] Islamic Fiqh Academy. Resolution no. 91 (8/9), "Istikhdām al-Jilātīn fī al-Ṣināʿāt al-Dawāʾiyyah wa-l-Ghidhāʾiyyah," 1995.